

دینی جوہر

حصہ - 1

تخلیقی تحریر اور ترجمہ کی درسی کتاب
گیارھویں جماعت کے لیے



نہدیلی
اس بھرے شہر میں کوئی المیسا نہیں
جو مجھے راہ چلنے کو پہچان سے
دور آواز دے "اوپے اوپر تو ہے"
دروں اک دوسرے سے لپٹ کر وہیں
گزر دپیش اور ماحول کو بھول کر
گالیاں دے، نہیں، باغیا بانی کریں
پس سے پہلے کی جھاڑوں میں بیٹھ کر
گفتگوں اک دوسرے کی سنیں اور آپس
اور اس نیک روحوں کے بازار میں
میری یہ قیمتی بے ہزار مددگی
آپ دن کے لیے انعام ہو گئے
افترالہ پاران

مختصر (نادر)
(کتاب کی تیار کردہ)



5193



نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ
NATIONAL COUNCIL OF EDUCATIONAL RESEARCH AND TRAINING

پیش لفظ

’قومی درسیات کا خاکہ-2005‘ میں سفارش کی گئی ہے کہ بچوں کی اسکولی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویہ نظر کتابی علم کی اُس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں اسکول، گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل رہے ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور نصابی کتابوں کی تیاری اسی بنیادی مقصد پر عمل آوری کی ایک کوشش کہی جاسکتی ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقہ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی (1986) میں مذکور تعلیم کے طفل مرکوز نظام کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار ان اقدامات پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کے سلسلے میں بچوں کی ہمت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات کی بنیاد پر نئی معلومات مرتب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب، مجوزہ نصابی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اُسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچوں کو بہ حیثیت شریک کار قبول کریں اور ان سے اُسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا جانکار نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے نظام الاوقات (Time-Table) اور طریقہ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ معمولات میں نرمی کی اتنی ہی اہمیت یا ضرورت ہے جتنی کہ سالانہ کیلینڈر کے نفاذ اور محنت کی، تاکہ تدریس کے لیے دستیاب مدت کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازہ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ نصابی کتب بچوں میں ذہنی تناؤ اور کتاہٹ پیدا کرنے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک موثر ثابت ہوتی ہیں۔ نصابی بوجھ کے مسئلہ کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تفصیل نو اور اُسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے نصابی کتابیں سوچنے اور حیرتوں کو جگائے رکھنے، چھوٹے گروپوں میں بحث و مباحثہ کو فروغ دینے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اولیت دیتی ہیں۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے خصوصی صلاح کار پروفیسر شمیم حنفی اور تشکیل کی گئی کمیٹی کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سبھی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنے وسائل، ماحذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ اس کتاب کو نظر ثانی کے بعد مزید کارآمد اور بامعنی بنایا جاسکے۔

پروفیسر بی۔ کے۔ تریپاٹھی

ڈائریکٹر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

مارچ، 2015

نئی دہلی

اس کتاب کے بارے میں

بچوں میں تخلیقیت کا جو ہر فطری طور پر موجود ہوتا ہے۔ وہ اپنے تخیل سے خوب کام لیتے ہیں اور کھیل کھیل میں بڑے بڑے کام کر لیتے ہیں۔ ننھے منے بچے بچیاں گھر وندے بنانے اور گڑیا گڈے کی شادی رچانے کا گڑ جانتے ہیں۔ اسی طرح مختلف فنون کی بھی الگ الگ دنیا میں ہوتی ہیں جو کہ عام انسانوں کی دنیا سے مختلف اور پُر اسرار ہوتی ہیں۔

اس کتاب کا مقصد بچوں کی تخلیقی مہارت کو فروغ دینا ہے۔ تخلیقیت کا جو ہر فطری ہوتا ہے اور اس کی حفاظت ضروری ہے۔ اسی کے ساتھ اسے مزید ترقی دینے کی کوشش بھی جاری رہنی چاہیے۔ موجودہ زمانے میں کاروباری طرز زندگی کے چلن اور بدلتی ہوئی قدروں کے نتیجے میں طالب علموں کی تخلیقیت خاصی متاثر ہوئی ہے۔ اب نہ تو وہ فطرت کے حسن سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور نہ اپنے جمالیاتی ذوق کی تربیت کا انھیں خیال آتا ہے۔ موجودہ طرز زندگی ایسی نہیں کہ تعلیم کے دوران بچوں کی جمالیاتی نشوونما بھی مناسب طریقے سے کی جاسکے۔ تعلیم سے شخصیت میں جو روشنی پیدا ہوتی ہے یا بچوں کے احساسات اور جذبات میں جو نکھار پیدا ہونا چاہیے، ان باتوں کی طرف توجہ روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے۔ تعلیم کا اصل مقصد بچوں میں حسن، خیر اور صداقت کے جوہر کی پرورش ہے۔ بہت سے ایسے کام بھی ہیں جو بظاہر غیر مفید معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً فطرت کے مناظر سے لطف اٹھانا، مصوری اور موسیقی سے محظوظ ہونا۔ ان سب کے لیے ضروری ہے کہ بچوں کے جمالیاتی ذوق کی تربیت کی جائے۔ اس کتاب کا مقصد یہی ہے کہ بچوں میں صحت مند اقدار کا شعور پیدا کیا جائے اور وہ صرف کاروباری مقاصد کے پابند ہو کر نہ رہ جائیں۔

ہمارے عہد میں تخلیقی تحریر کو اختراعی اور تجرباتی سطح پر حیاتِ نو بخشنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ادب، ترجمے اور میڈیا کے شعبوں میں نئی نئی تحریری اقسام وجود میں آ رہی ہیں۔ زبان کا تخلیقی استعمال بہت بڑی طاقت اور استعداد ہے۔ اس کی تربیت ضروری ہے۔ زبان و ادب کے تخلیقی استعمال سے طالب عالم ہم عصر معاشرتی حقائق، متنوع افکار اور ثقافتوں کی نمائندگی کر سکیں گے نیز ان پر اظہار خیال کر سکیں گے۔

تخلیقیت رنگارنگی کا احترام سکھاتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ کثرت میں وحدت کے تصور سے کیسے لطف اندوز ہوا جاسکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ طلباء میں فطری طور پر موجود تخلیقی توانائی کو مناسب جہت عطا کی جائے تاکہ بہتر مستقبل کی امید کی جاسکے۔ اس لیے کہ کسی عمدہ تحریر میں رائے عامہ کو ہموار کرنے یا تبدیل کرنے کی قوت ہوتی ہے۔

ہندوستان ایک کثیر لسانی ملک ہے۔ یہاں بہت ساری زبانوں کے بولنے والے لوگ رہتے ہیں۔ اس کے مختلف علاقوں میں الگ الگ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ الگ الگ زبانوں کے بولنے والے عموماً آپس میں رابطے کے لیے کسی ایسی زبان کا استعمال کرتے ہیں جن سے وہ دونوں واقف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں دو یا دو سے زیادہ

زبانوں کا علم ضروری ہے۔ کوئی فرد خود کو کسی واحد زبان تک محدود نہیں رکھ سکتا۔ بات چیت کرتے ہوئے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم جملے کا آغاز ایک زبان میں کرتے ہیں اور اس کا اختتام دوسری زبان میں ہوتا ہے۔ اس لیے اُسے ایک سے زیادہ زبانوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں اس بات کو ذہن میں رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے مختلف زبانوں کی خصوصیات سے واقف کرا دیا جائے۔ ہمارے کثیر لسانی تناظر میں یہ ضروری ہے کہ ترجمے کو ایک تخلیقی سرگرمی کے طور پر متعارف کرایا جائے۔

تخلیقی تحریر اور ترجمے کا نصاب یہ مطالبہ کرتا ہے کہ طلبا کی جانچ ہمہ جہت ہونی چاہیے۔ اس کا مقصد طلبا میں تخلیقی تحریر کے متعلق ان کی معلومات اور مہارتوں کو جلا بخشنا ہے۔ نیز ان کی دل چسپی کے پیش نظر انہیں ایک سمت عطا کرنا ہے۔ معلم اپنے الگ الگ طالب علموں کے لیے الگ الگ انداز اختیار کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے معلم کو طلبا کی دشواریوں کی شناخت کرنی ہوگی۔ ساتھ ہی ان کے اعتماد کی سطح اور ان کی صلاحیتوں کا پتہ لگانا ہوگا۔

صرف نمبروں یا گریڈ کی بنیاد پر طلبا کا تجزیہ نہیں کیا جانا چاہیے۔ معلم کی طرف سے تعمیری رائے زیادہ مؤثر ہوگی اور اس لیے جانچ کے ایک وسیلے کے طور پر تحریری متن ہی کافی نہیں ہوگا۔ معلم پورے سال کے اپنے مشاہدات اور طالب علموں کے کاموں کو پیش نظر رکھیں۔ یعنی اس جائزے کا انحصار پورٹ فولیو، زبانی پیش کش، گروپ میں کیے گئے کام اور طلبا کے اپنے تجزیے پر مبنی ہونا چاہیے۔ تجزیے کے عمل میں طالب علم کے انفرادی اظہار کو خاطر خواہ اہمیت دینی ضروری ہے۔ اس کتاب میں کئی قسم کی سرگرمیاں دی گئی ہیں تاہم طلبا کی دلچسپیوں اور تقاضوں کے مطابق کچھ اور سرگرمیاں بھی وضع کی جاسکتی ہیں۔ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ انہیں تخلیقی عمل کی نوعیت کے بارے میں علم فراہم کیا جائے تاکہ وہ اس عمل سے لطف اندوز ہو سکیں جو اس نصاب کا بنیادی مقصد ہے۔

معلم کے سامنے سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ سبھی طالب علموں کی تخلیقیت اور تفہیم کی سطح الگ الگ ہوتی ہے۔ معلم کو چاہیے کہ طلبا کو ان کی انفرادی دلچسپی اور تخلیقیت کے مطابق تربیت دیں۔ طالب علم مرکوز ماحول میں معلم کا رول ایک دوست کا سا ہے۔ اس سے معلم اور طالب علم کے درمیان مستقل بات چیت ممکن ہو سکے گی۔ نیز مثبت رویہ اور اظہار کی آزادی طالب علموں کی خوف کی سطح کو کم کرنے میں اہم رول ادا کرے گی۔ دوسری طرف ان کی خود اعتمادی اور خود انضباطی میں اضافہ ہوگا۔ یہ نصاب طلبا کو مختلف زبانوں کے ساتھ تخلیقی تعامل کا موقع فراہم کرتا ہے۔

اظہارِ تشکر

اس کتاب میں ڈی ٹی پی آپریٹر محمد تغیر حسین نے پوری دل چسپی سے حصہ لیا ہے۔ کونسل ان کی شکرگزار ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن ماہرین تعلیم نیز اردو اساتذہ نے عملی تعاون سے نوازا، کونسل ان سبھی کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

ترجمہ
ماہر تعلیم محمد تغیر حسین کوئی ایسا نہیں
جو کچھ ماہر تعلیم کو پہچان سے
لہو آواز دے دے اور اسے اور سرگوش
دروازے تک دوسرے سے ایسا کر دے
گرد و پیش اور ماحول کو بھول کر
انسان دے نہیں دیکھا یا دیکھ کر
پس منہ ہٹ کر دیکھ دے
گشتیوں تک دوسرے کی نہیں دیکھ کر
اور دوسرے تک دوسرے کے مازار میں
میری یہ میندی ہے سارا زندگی
آج کل کے لیے ایسا کر دے

اظہارِ الامتیان



کمیٹی برائے تخلیقی جوہر-1

خصوصی صلاح کار

شمیم حنفی، پروفیسر ایمریٹس، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

چیف کوآرڈینیٹر

کے سی۔ ترپاٹھی، پروفیسر اینڈ ہیڈ، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

اراکین

اقبال مسعود، سابق جوائنٹ سکریٹری، مدھیہ پردیش اردو اکادمی، بھوپال
آفاق ندیم خاں، اسسٹنٹ پروفیسر، کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، بھوپال، مدھیہ پردیش
خان شاہد وہاب، لکچرر، گورنمنٹ بوائز سینئر سیکنڈری اسکول، نورنگر، جامعہ نگر، نئی دہلی
خواجہ محمد اکرام الدین، پروفیسر، ہندوستانی زبانوں کا مرکز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی
زبیر رضوی، سابق ڈائریکٹر، آل انڈیا ریڈیو، نئی دہلی
شافق قدوائی، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف جرنلزم، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش
شاہد پرویز، پروفیسر اینڈ ریجنل ڈائریکٹر، دہلی ریجنل سینٹر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، دہلی
شمیم احمد، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو اور فارسی، سینٹ اسٹیفنز کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی
صغیر اختر، ٹی جی ٹی، اردو، مظہر الاسلام سکندری اسکول، فراش خانہ، دہلی
عتیق اللہ، پروفیسر (ریٹائرڈ)، شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی
علی رفادقتی، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف لنگویسٹس، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش
غضنفر علی، پروفیسر اینڈ ڈائریکٹر، اکیڈمی فار پروفیشنل ڈیولپمنٹ آف اردو میڈیم ٹیچرس، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
فیروز عالم، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈائریکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
قمر الہدیٰ فریدی، پروفیسر، شعبہ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش
محمد احسن، پروفیسر اینڈ ریجنل ڈائریکٹر، بھوپال ریجنل سینٹر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، بھوپال، مدھیہ پردیش

محمد افضل حسین، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو اور فارسی، ڈاکٹر ہری سنگھ گورنمنٹ یونیورسٹی، ساگر، مدھیہ پردیش
 محمد شکیل اختر، پروڈیوسر، ریڈیو جامعہ، اے جے کے ماس کمیونیکیشن ریسرچ سنٹر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
 محمد نعمان خاں، پروفیسر (ریٹائرڈ)، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
 محمد نفیس حسن، لیکچرر، اردو، گورنمنٹ بوائز سینئر سیکنڈری اسکول، بیلا روڈ، دریا گنج، نئی دہلی
 نصرت جہاں، ایسوسی ایٹ پروفیسر، سریندر ناتھ ایونگ کالج، کوکاتا، مغربی بنگال
 محمد معظم الدین، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
 سندھیانگ، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
 کیرتی کپور، ایسوسی ایٹ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
 میناکشی کھار، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
 چمن آراخان، ایسوسی ایٹ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

ممبر کوآرڈینیٹر

دیوان حنان خاں، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
 محمد فاروق انصاری، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

بھارت کا آئین تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو ایک مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا یقین ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1- آئینی (پالیسیوں پر مبنی) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ "مستند عوامی جمہوریہ" کی جگہ (1977-1-3 سے)

2- آئینی (پالیسیوں پر مبنی) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ "قوم کے اتحاد" کی جگہ (1977-1-3 سے)

ترتیب

iii

پیش لفظ

v

اس کتاب کے بارے میں

اسی نمبر پر مشتمل ہیں جو کہ الیسا ہیں
جو کہ راہِ حق کو پہنچا رہے ہیں

1

I اکائی I تخلیقیت اور تحریر

باب 1: تخلیقیت کیا ہے؟

5

باب 2: تحریر میں تخلیقی اظہار

15

باب 3: جملہ، پیرا گراف اور بیان کے اسالیب

26

II اکائی II ادبی اظہار

باب 1: نثر

39

باب 2: شاعری

42

65

III اکائی III عوامی ذرائع ابلاغ

باب 1: عوامی ذرائع ابلاغ — پرنٹ میڈیا

85

باب 2: میڈیا کے لیے لکھنا

88

99

IV اکائی IV ترجمہ

باب 1: ترجمہ — ایک مختصر تعارف

128

باب 2: ترجمے کی اقسام

131

فرہنگ

139

155

تخلیقی جو ہر حصہ — 2

تخلیقی تحریر اور ترجمہ کی درسی کتاب

بارہویں جماعت کے لیے

اکائی V

◀ ادبی اظہار — II

اکائی VI

◀ میڈیا کے لیے لکھنا — II

اکائی VII

◀ ترجمہ — II

اکائی VIII

◀ ترجمے اور ادارت (ایڈیٹنگ) کے وسائل

اسی لمحہ شہر میں کوئی ایسا نہیں
جو مجھے راہ چلنے کو پہچان سکے
دور آواز دے "اوپر اوسر کہے"
دروازہ اک دوسرے سے لکھ کر وہیں
گھر وچیں اور ماحول کو بھول کر
گالیاں دیں، نہیں، باقی بانی کریں
پس کے پیر کی جھاڑوں میں بیٹھ کر
گفتگوں اک دوسرے کی سنیں اور سنیں
اور اس شہر مردوں کے سارے میں
میری یہ قیمتی ہے ہزار زندگی
آپسوں کے لیے ایندھن جو لے لے
افضل الہ بیان

مجموعہ ناول
(تاریخ سیدہ)